

## پانیوم - نمبر آٹھ

تیسری لائن کا جائزہ

Jeff Pippenger

2025-03-17

سلوکس سوم کیراونس نے 226 سے 223 قبل مسیح تک مختصر عرصے کے لیے بادشاہ کی حیثیت سے حکمرانی کی، اس سے پہلے کہ اسے قتل کر دیا گیا یا وہ پراسرار حالات میں ہلاک ہو گیا۔ سلوکس سوم انطیوخس سوم کا براہ راست پیش رو تھا۔ یہ دونوں بھائی آیت دس کے "بیٹے" کی نمائندگی کرتے ہیں، اور وہ 1989 میں ریگن اور بش کی نمائندگی کرتے ہیں۔

لیکن اُس کے بیٹے برانگیختہ ہوں گے اور زبردست لشکروں کی ایک بڑی کثرت جمع کریں گے؛ اور اُن میں سے ایک ضرور اُٹے گا اور سیلاب کی طرح بہ نکلے گا اور عبور کرے گا؛ پھر وہ لوٹے گا اور برانگیختہ ہوگا، حتیٰ کہ اُس کے قلعہ تک۔ دانی ایل 11:10.

دسویں آیت تیسری سطر ہے اور یہ 1989 میں "آخر زمانہ" کی نمائندگی کرتی ہے۔ یہ باب گیارہ کی آیت چالیس اور اشعیاء باب آٹھ آیت آٹھ کے ساتھ مربوط ہے۔ ان تین آیات کے باہمی ربط سے واضح ہوتا ہے کہ آیت گیارہ موجودہ یوکرینی جنگ کی نمائندگی کرتی ہے، جس میں پوتن اور زیلینسکی مخالفین کے طور پر آیت گیارہ میں بیان کی گئی جنگِ رافیا میں پیش کیے گئے ہیں۔ آیت بارہ یوکرینی جنگ کے بعد کے حالات اور پوتن کے انجام کی نشاندہی کرتی ہے۔ آیت تیرہ سے پندرہ تک جنگِ پنیوم ہے۔

آیت دس کا موضوع "وقتِ انتہا" ہے، اور "وقتِ انتہا" میں حق پر لگی مہر کے کھلنے سے متعلق اصولوں کے مطابق، اگرچہ یہ صرف ایک آیت ہے، اس میں پیشین گوئی کے متعدد خطوط کی نمائندگی کی گئی ہے۔ آیت دس، آیت چالیس کی پوشیدہ تاریخ کے آغاز کی نشاندہی کرتی ہے، جو تیسرے فرشتے کی تحریک کے آغاز اور ایک لاکھ چوالیس ہزار کی مہر بندی کو نشان زد کرتی ہے۔

یہ آیت احبار باب چھبیس کے سات گنا کو اُس رویا سے مربوط کرتی ہے جو یسعیاہ باب سات میں شروع ہوتی ہے۔ یہ ربط الوہیت اور انسانیت کے امتزاج کی نشان دہی کرتا ہے، جو ساتویں نرسنگے کے پھونکے جانے کے دوران دینداری کے بھید کی تکمیل ہے، جو اسلام کی تیسری مصیبت ہے۔

یہ آیت 1989 کو زمانہٴ انجام قرار دیتی ہے، اور احبار باب چھبیس کے سات اوقات کے ساتھ ربط کے ذریعے، ولیم ملر کی بنیادی حقیقت اور 1863 کی بغاوت کو بھی شامل کرتی ہے۔ یہ آیت آیت چالیس کی پوشیدہ تاریخ کا آغاز کرتی ہے۔ لہذا یہ معرفت میں اُس اضافے کا ایک لازمی جز ہے جو 1989 میں زمانہٴ انجام پر ظاہر ہوتا ہے اور آیت چالیس کی پوشیدہ تاریخ کو تشکیل دینے والے بیرونی واقعات کی نبوی تصویر کشی کا آغاز کرتا ہے، اور سات اوقات کے ساتھ اپنے تعلق کے ذریعے 1989 اور اتوار کے قانون کے درمیان کی تاریخ میں داخلی واقعات کی بھی نشاندہی کرتا ہے۔

عدد دس آزمائش کی علامت ہے، اور آیات کا اشعیاء سات کی رویا سے تعلق ہے، جو سچائی کو سمجھنے پر زور دیتی ہے۔

کیونکہ شام کا سر دمشق ہے اور دمشق کا سر رزین ہے؛ اور پینسٹھ برس کے اندر افرائیم ٹوٹ کر ایسا ہو جائے گا کہ وہ کوئی قوم نہ رہے۔ اور افرائیم کا سر سامرہ ہے اور سامرہ کا سر رملیہا کا بیٹا ہے۔ اگر تم ایمان نہ لاؤ گے تو یقیناً قائم نہ رہو گے۔ اشعیاء 7:8، 9.

اگر تم یہ یقین نہیں رکھتے کہ "سر" ایک دارالحکومت (سامریہ اور دمشق) اور ایک بادشاہ (رصین اور رملیہ کا بیٹا فحج) کی نمائندگی کرتا ہے، تو تم قائم نہیں رہو گے۔ اگر تم ان تین باہم قابل تبادلہ علامتوں کو یسعیاہ باب آٹھ، آیت آٹھ کے سیاق میں (جو باب سات والی ہی رویا ہے) نہیں سمجھتے، تو تم آیات گیارہ سے پندرہ تک پوتن اور روس کو بادشاہ جنوب کے طور پر شناخت نہیں کر سکو گے۔

پس اب دیکھو، خداوند ان پر دریا کے زور آور اور کثیر پانی — یعنی بادشاہ اشور اور اس کی ساری شان و شوکت — چڑھا لائے گا؛ اور وہ اپنی سب نہروں پر چڑھ آئے گا اور اپنے سب کناروں کے اوپر سے گزر جائے گا۔ اور وہ یہوداہ میں سے گزرے گا؛ وہ بہہ نکلے گا اور آگے بڑھے گا، یہاں تک کہ گردن تک پہنچ جائے؛ اور اس کے پروں کے پھیلاؤ سے، اے عمانوئیل، تیری سرزمین کی وسعت بھر جائے گی۔ اشعیاہ ۸:۷، ۸۔

آیت دس کا موضوع ایک تین مرحلوں پر مشتمل آزمائشی عمل ہے جو وقت انجام پر شروع ہوتا ہے اور اتوار کے قانون کے موقع پر مہلت کے خاتمے تک لے جاتا ہے۔

اور اُس نے کہا، اپنے راستے چلا جا، دانی ایل؛ کیونکہ یہ باتیں آخر کے وقت تک بند اور مہر بند کی گئی ہیں۔ بہت سے پاک کیے جائیں گے، سفید کیے جائیں گے، اور آزمائے جائیں گے؛ لیکن شریر بدی ہی کریں گے، اور شریروں میں سے کوئی نہ سمجھے گا؛ لیکن دانشمند سمجھیں گے۔ دانی ایل ۱۲:۹، ۱۰۔

"وقت انجام" پر دانی ایل کی کتاب کی "مہر کھولی جاتی ہے" اور ایک تین مرحلہ وار آزمائشی عمل، جس کی نمائندگی "پاک کیا جانا، سفید کیا جانا، اور آزمایا جانا" سے ہوتی ہے، شروع ہوتا ہے۔ "دانشمند" سمجھتے ہیں، "شریر" نہیں سمجھتے۔ اُن کی عدم فہم، بالکل اسی طرح جیسے دس کنواریوں کی تمثیل میں اُن کے پاس تیل کی کمی، اُن کی ہلاکت کا باعث بنتی ہے۔

میری قوم معرفت کے فقدان سے ہلاک ہو رہی ہے؛ چونکہ تو نے معرفت کو رد کیا ہے، میں بھی تجھے رد کروں گا تاکہ تو میرے لیے کاہن نہ رہے؛ چونکہ تو نے اپنے خدا کی شریعت کو فراموش کر دیا ہے، میں بھی تیرے بچوں کو فراموش کر دوں گا۔ ہوسیع 4:6۔

'میری قوم' کے الفاظ سے مراد عہد کی قوم ہے، اور یہ عہد کی قوم 'علم کی کمی' کے باعث رد کر دی جائے گی اور ہلاک کر دی جائے گی۔ ریاست ہائے متحدہ میں اتوار کا قانون وہ سنگ میل ہے جہاں باتیں بھلا دی جاتی ہیں یا یاد رکھی جاتی ہیں۔ سبت کے دن کو یاد رکھنا اُس موقع پر موجودہ حق ہے۔ وہیں صور کی فاحشہ یاد کی جاتی ہے۔ وہیں مکاشفہ میں خدا بابل کے گناہوں کو یاد کرتا ہے۔

اور میں نے آسمان سے ایک اور آواز سنی جو کہتی تھی، اے میرے لوگو، اس میں سے نکل آؤ تاکہ تم اس کے گناہوں کے شریک نہ بنو اور اس کی بلاؤں میں سے کچھ نہ پاؤ۔ کیونکہ اس کے گناہ آسمان تک پہنچ گئے ہیں اور خدا نے اس کی بدکاریوں کو یاد کیا ہے۔ جس طرح اس نے تمہیں بدلہ دیا اسی طرح تم بھی اسے بدلہ دو، اور اس کے اعمال کے مطابق اسے دوگنا دو؛ جس پیالے کو اس نے بھرا ہے اسی میں اس کے لیے دوگنا بھرو۔ مکاشفہ 6-18:4۔

وہیں بچے — یعنی لاودیکی ایڈونٹسٹ ازم کی نبوی آخری نسل — منقطع کر دیے جاتے ہیں۔ وہیں وہ لوگ جنہیں دانی ایل "شریر" کہتا ہے، یہ ظاہر کرتے ہیں کہ انہوں نے خدا کی شریعت کو "بھلا" دیا تھا، اور خدا کی شریعت کا جس حصے کو انہوں نے بھلا دیا تھا وہ خدا کے نبوی قواعد یا قوانین ہیں۔ سیاق واضح کرتا ہے کہ ان کے پاس وہ "علم" نہیں ہے جو دانی ایل کی کتاب کی مہر کھلنے پر بڑھایا جاتا ہے۔ دانی ایل "داناؤں" کو "شریروں" کے مقابل رکھتا ہے اور یسوع "دانا کوا ریوں" کو "نادان کوا ریوں" کے مقابل۔ عاموس اسی طبقے کو "خوبصورت کوا ریاں" کے طور پر شناخت کرتا ہے، یعنی وہ جو مشرق، شمال اور سمندروں کی نمائندگی کرنے والے نبوی پیغام کو تلاش نہیں کر پاتیں۔

دیکھو، وہ دن آتے ہیں، خداوند خدا فرماتا ہے، کہ میں اس ملک میں قحط بھیجوں گا—روٹی کا قحط نہیں، نہ پانی کی پیاس، بلکہ خداوند کے کلام کو سننے کا۔ اور وہ سمندر سے سمندر تک، اور شمال سے مشرق تک بھٹکتے پھریں گے؛ خداوند کا کلام تلاش کرنے کو ادھر ادھر دوڑیں گے، مگر اسے نہ پائیں گے۔ اس دن حسین کنواریاں اور جوان پیاس سے غشی کھائیں گے۔ جو سامرہ کے گناہ کی قسم کھاتے ہیں، اور کہتے ہیں، اے دان! تیرا خدا زندہ ہے؛ اور بئر سبع کی راہ زندہ ہے—وہ بھی گریں گے اور پھر کبھی نہ اٹھیں گے۔ عاموس 8:11-14۔

جس پیغام کو وہ نہیں پا سکتے، اس کی نمائندگی اُن جگہوں سے ہوتی ہے جہاں وہ تلاش کر رہے ہیں جب کہ وہ "سمندر سے سمندر تک، اور شمال سے مشرق تک" بھٹکتے پھرتے ہیں۔ عاموس کہتا ہے کہ یہ "خوبصورت کنواریاں" "خداوند کے کلام" کو سننے کے "قحط" میں ہیں، اور یہ کہ "اُس دن وہ خداوند کے کلام کو تلاش کرنے کے لیے ادھر ادھر دوڑیں گے، اور اسے نہ پائیں گے۔" وہ پیغام جو زمانہ آخر میں 1989 میں کتابِ دانی ایل سے مہر کھول کر ظاہر کیا گیا، آیت چالیس اور باب گیارہ کی آیت دس کی تکمیل میں، باب گیارہ کی آخری دو آیات میں خلاصہ کیا گیا ہے۔

لیکن مشرق اور شمال کی خبریں اسے پریشان کریں گی؛ لہذا وہ بڑے قہر کے ساتھ نکلے گا تاکہ تباہ کرے اور بہتوں کو بالکل نیست و نابود کر دے۔ اور وہ سمندروں کے درمیان جلالی مقدس پہاڑ پر اپنے شاہی خیمے نصب کرے گا؛ تو بھی وہ اپنے انجام کو پہنچے گا، اور کوئی اس کی مدد نہ کرے گا۔ دانی ایل 11:44، 45۔

روغن سے محروم نادان، نیک اور بدکار دوشیزائیں اور مشرق، شمال اور سمندروں کا پیغام — جنہوں نے علم اور خدا کے عہد اور شریعت کو رد کیا — خدا کو اتوار کے قانون کے وقت یاد ہیں۔ آیات دس سے پندرہ تک تین جنگیں بیان کی گئی ہیں۔ میں ان تین جنگوں کو تین تاریخی ادوار میں تقسیم کرتا ہوں، لیکن جب انہیں اکٹھا دیکھا جائے تو وہ ایک تسلسل بھی بنتی ہیں، کیونکہ آیت دس 'زمانہ آخر' کو نمایاں کرتی ہے اور اس طرح تین مرحلوں پر مشتمل ایک آزمائشی عمل شروع ہوتا ہے۔

آیت دس کا تعلق احبار باب چھبیس کے سات وقت سے ہے، اور اسی بنا پر یہ ایڈونٹسٹ تحریک کی بنیادوں اور ولیم ملر کے کام سے وابستہ ہے۔ تین مراحل میں سے دوسرا مرحلہ ایک بصری آزمائش ہے جو اس وقت شروع ہوئی جب آیت گیارہ کی روشنی منکشف ہوئی اور یوکرین کی جنگ سامنے آئی۔ دوسری آزمائش بصری ہے اور یہ اس بات کا امتحان ہے کہ ہم خدا کے نبوی کلام کی روشنی میں موجودہ واقعات کو پہچاننے کی صلاحیت رکھتے ہیں یا نہیں۔ تیسری آزمائش آیت پندرہ کی پانیوم کی لڑائی ہے، جہاں شمعون بن یونا کا نام بدل کر پطرس رکھا گیا، اور یوں ایک لاکھ چوالیس ہزار کی مہر بندی کو نشان زد کیا گیا، ٹھیک اس سے پہلے کہ آیت سولہ کے اتوار کے قانون پر مہلت ختم ہو جائے۔

جب ہم آیات دس، گیارہ اور پندرہ میں بیان شدہ تینوں جنگوں میں انتیوخس میگنس کے ظہور پر غور کرتے ہیں، تو ہم آیات نو سے سولہ تک کی تاریخ بھی دیکھتے ہیں — بائبل کی پیشگوئی کے جھوٹے نبی کا عروج و زوال۔

آیات ایک سے چار اژدہا کی قوت کے عروج و زوال کی نشاندہی کرتی ہیں۔ آیات نو اور دس بالترتیب 1798 اور 1989 کی نشاندہی کرتی ہیں، اور یوں آیات نو سے سولہ جھوٹے نبی کے عروج و زوال کی نشاندہی کرتی ہیں۔ آیات چالیس سے پینتالیس حیوان کے عروج و زوال کی نمائندگی کرتی ہیں۔ آیات نو اور دس، 1798 اور 1989 میں آیت چالیس کے دو 'وقتِ اختتام' کے ساتھ بھی مطابقت رکھتی ہیں۔

سسٹر واٹ ہمیں واضح طور پر بتاتی ہیں کہ "وقتِ آخر" کو غلط سمجھنا اس بات میں الجھن پیدا کرتا ہے کہ پیشگوئیوں کا اطلاق کہاں کرنا ہے۔

آج، 1897ء میں، بہت سے لوگ یہی کام کر رہے ہیں، کیونکہ انہیں اُس آزمائشی پیغام کا تجربہ نہیں ہوا جو پہلے، دوسرے اور تیسرے فرشتوں کے پیغامات میں مضمحل رہے۔ کچھ ایسے بھی ہیں جو صحیفوں میں یہ ثابت کرنے کے لیے تلاش کر رہے ہیں کہ یہ پیغامات ابھی بھی مستقبل کے لیے ہیں۔ وہ ان پیغامات کی سچائیوں کو تو جمع کر لیتے ہیں، لیکن نبوتی تاریخ میں انہیں ان کا مناسب مقام دینے میں ناکام رہتے ہیں۔ لہذا ایسے لوگ ان پیغامات کے تاریخی مقام کے تعین کے بارے میں لوگوں کو گمراہ کرنے کے خطرے میں ہیں۔ وہ اختتامِ زمانہ کو نہ دیکھتے ہیں نہ سمجھتے ہیں، اور نہ یہ جانتے ہیں کہ ان پیغامات کی تعیین کب ہونی چاہیے۔ خدا کا دن دے پاؤں آ رہا ہے، مگر جو لوگ دانا اور بڑے سمجھ جاتے ہیں وہ 'اعلیٰ تعلیم' کے بارے میں باتیں بنائے چلے جاتے ہیں، جو ان کے خیال میں فانی انسانوں سے جنم لیتی ہے۔ انہیں مسیح کی آمد کی نشانیاں معلوم نہیں، نہ ہی دنیا کے انجام کی۔ خطبات اور تقاریر، جلد 1، صفحہ 290۔

آیت دس کا موضوع "اختتام کا وقت" ہے اور باب گیارہ میں "اختتام کے اوقات" کی کئی جگہ نشاندہی کی گئی ہے۔ اگر آپ باب گیارہ میں "اختتام کے اوقات" کو "دیکھ اور سمجھ" نہیں پاتے، تو آپ نہیں جانیں گے کہ "پیغامات کی تعیین کب کرنی ہے"۔ وہ کہتی ہیں، "ایسے لوگ ہیں جو صحیفوں کی تحقیق کر رہے ہیں"، اور جیسے تمام انبیاء کی باتیں آخری دنوں کو مخاطب ہوتی ہیں، اسی طرح ان کے الفاظ بھی آخری دنوں سے متعلق ہیں؛ چنانچہ آخری دنوں میں جن کی وہ نشاندہی کرتی ہیں وہ ایک ایسی جماعت ہے جو اختتام کے وقت کو نہیں سمجھتی، اس لیے وہ عاموس کی "حسین کنواریاں" بھی ہیں جو گر پڑتی ہیں اور پھر کبھی نہیں اٹھتیں۔

باب گیارہ، آیت ایک میں داریوش اور کورش 1989 کے "وقتِ آخر" کو نشان زد کرنے کے لیے اکٹھے کھڑے ہیں۔ جب بطلموس بابل گیا اور 246 قبل مسیح میں شمالی بادشاہ کو مصر لے جا کر اسیر بنا لیا، اور یوں آیات سات سے نو میں بیان کردہ 1798 کی تمثیل قائم ہوئی، تو یہ ایک "وقتِ آخر" تھا۔ آیت دس میں 1989 کا "وقتِ آخر" ہے۔

1798 اسرائیل کی شمالی بادشاہت کے خلاف پراکندگی کے پچیس سو بیس برسوں کا اختتام ہے جو 723 قبل مسیح میں شروع ہوئی تھی۔ بارہ سو ساٹھ برس بعد 538 عیسوی میں پاپائیت نے حکومت کی، اور یہ حکومت 1798 تک بارہ سو ساٹھ برس جاری رہی۔ 1798 "وقتِ انجام" ہے، کیونکہ یہ سات اوقات کا خاتمہ ہے، اور بارہ سو ساٹھ برسوں کا بھی، نیز دانیال کے باب بارہ کے بارہ سو نوے برسوں کا بھی۔ 1798 "وقتِ انجام" ہے اور اس لیے 538 بھی "وقتِ انجام" ہے۔ 538 ان بارہ سو ساٹھ برسوں کا اختتام ہے جن میں بت پرستی نے خدا کے مقدس مقام اور اس کے لشکر کو پامال کیا؛ یہ اس دور سے پہلے تھا جس میں پاپائیت نے بھی اتنے ہی عرصے تک یہی کام کیا۔

538 پاپائیت کے اقتدار کے حصول کی نمائندگی کرتا ہے اور اسی تناظر میں یہ اتوار کے قانون کے وقت پاپائیت کے دوبارہ بااختیار ہونے کی بھی نمائندگی کرتا ہے۔ اتوار کا قانون "وقتِ انتہا" کی نشاندہی کرتا ہے۔ لہذا آیت سولہ، نیز آیت ایک، سات سے نو تک، اور آیت دس سب کے سب "وقتِ انتہا" کو نشان زد کرتے ہیں۔ یہ سچائی ان لوگوں کے سمجھنے کی ہے جو جانتے ہیں کہ پیغامات کو کب متعین کرنا ہے۔ پومیہ نے جب یروشلم فتح کیا تو اُس نے آیت سولہ کو پورا کیا۔ اس کے بعد جولیس قیصر، آگستس قیصر اور تیبریاس قیصر آئے۔ یسوع کی پیدائش ایک "وقتِ انتہا" تھی اور یہ آگستس قیصر کے زمانے میں وقوع پذیر ہوئی۔

پھر اس کے مقام پر بادشاہی کی شوکت میں خراج وصول کرنے والا کھڑا ہوگا، لیکن چند ہی دنوں میں وہ ہلاک کر دیا جائے گا، نہ غضب میں، نہ جنگ میں۔ دانی ایل 11:20۔

آیت بیس باب گیارہ میں "اختتامات کے زمانے" کی فہرست میں اضافہ کرتی ہے، اور مسیح کی مصلوبیت کے دوران حکمرانی کرنے والا ٹیبیریاس قیصر بھی اس میں شامل ہے۔

اور اس کی جگہ ایک حقیر شخص کھڑا ہوگا، جسے بادشاہی کی عزت نہیں دی جائے گی؛ لیکن وہ سلامتی سے آئے گا اور خوشامدی باتوں سے بادشاہی حاصل کر لے گا۔ اور سیلاب کی مانند لشکر اس کے سامنے سے بہا دیے جائیں گے اور شکست کھائیں گے؛ بلکہ عہد کا سردار بھی۔ دانی ایل 11:21، 22۔

صلیب اُس نبوتی ہفتے کے عین وسط میں واقع ہے جس کی تصدیق بہتوں کے ساتھ کرنے کے لیے مسیح آئے تھے۔

اور وہ ایک ہفتے کے لیے بہتوں کے ساتھ عہد کو مضبوط کرے گا، اور ہفتہ کے نصف میں وہ قربانی اور نذر کو موقوف کر دے گا، اور مکروہات کے پھیلاؤ کے سبب وہ اسے ویران کر دے گا، یہاں تک کہ انجام تک؛ اور جو مقرر کیا گیا ہے وہ ویران کرنے والے پر انڈیلا جائے گا۔ دانی ایل 9:27۔

ہفتے کے وسط میں ہمارے پاس ایک آغاز اور ایک اختتام ہے، کیونکہ پہلے پارہ سو ساٹھ دن ٹھیک وہیں ختم ہوئے جہاں اگلے بارہ سو ساٹھ دن شروع ہوئے۔ یہ ہفتہ پراگندگی کے اُن سات زمانوں سے ہم آہنگ ہے جو شمالی مملکت کے خلاف تھے—وہ شمالی مملکت جو بت پرستی اور پاپائیت دونوں کی نمائندگی کرتی تھی—اور انہی بت پرستی اور پاپائیت نے مقدس اور لشکر کو پامال کیا۔

پھر میں نے ایک مقدس کو بولتے ہوئے سنا، اور ایک اور مقدس نے اُس مقدس سے جو بول رہا تھا کہا، یہ رویا کب تک رہے گا جو ہر روز کی قربانی اور ویرانی لانے والی سرکشی سے متعلق ہے، کہ مقدس اور لشکر دونوں پامال کیے جائیں؟ دانی ایل 8:13۔

538 "وقتِ آخر" ہے اور یہ صلیب کے ساتھ ہم آہنگ ہے، جو ایک نبوتی عرصے کا اختتام بھی ہے۔ 538 اور صلیب اس بات کے دو گواہ ہیں کہ ایک پیشین گوئی کے آغاز اور انجام دونوں کو نبوتی طور پر "وقتِ آخر" کے طور پر نشان زد کیا گیا ہے۔

آیات اکیس اور بائیس، آیت بیس، آیت سولہ، آیت دس، آیات سات سے نو تک، اور آیت ایک—سب "آخرِ زمانہ" کو نشان زد کرتی ہیں۔ آیت تئیس اُس اتحاد کی نشان دہی کرتی ہے جو مکابی یہودیوں نے 161 تا 158 قبل مسیح میں بت پرست روم کے ساتھ کیا۔ حسمونی خاندان کی تاریخ، ان کی ابتدائی لڑائی سے شروع ہو کر 70 عیسوی میں یروشلم کی تباہی پر اپنے انجام تک، ریاست ہائے متحدہ میں مرتد پروٹسٹنٹ ازم کی نمائندگی کرتی ہے؛ جو 1844 میں—ایک زمانی نبوت کے اختتام پر، اور اس لیے "آخرِ زمانہ"—شروع ہوتی ہے، اور اتوار کے قانون پر ختم ہوتی ہے، جس کی نمائندگی 70 عیسوی سے ہوتی ہے۔

آیت تئیس 167 قبل مسیح میں جنگِ مودین میں اور 70 عیسوی میں بھی "وقتِ اختتام" کی نشاندہی کرتی ہے، جو دونوں بالترتیب 1844 اور اتوار کے قانون کی تمثیل ہیں۔ آیت تئیس، آیات اکیس اور بائیس، آیت بیس، آیت سولہ، آیت دس، آیات سات سے نو تک اور آیت ایک سب "وقتِ اختتام" کی نشاندہی کرتی ہیں۔

آیت چوبیس بت پرست روم کی تین سو ساٹھ سالہ بالادستی کی نشاندہی کرتی ہے، یوں 31 قبل مسیح میں آغاز اور 330 میں اختتام دونوں کو "اختتاموں کا وقت" قرار دیتی ہے۔ آیت ستائیس اور انتیس اس دور کے آغاز اور اختتام دونوں کی نشاندہی کرتی ہیں، لہذا آیت چوبیس، آیت ستائیس، آیت انتیس، آیت تئیس، آیات اکیس اور بائیس، آیت بیس، آیت سولہ، آیت دس، آیات سات تا نو، اور آیت ایک سب "انجام کا وقت" کی نشان دہی کرتی ہیں۔

آیت 31 سن 538 کی نشاندہی کرتی ہے جب ویرانی لانے والی مکروہ چیز قائم کی گئی تھی، اور آیات 36 اور 40 سن 1798 کو "اختتام کا وقت" قرار دیتی ہیں۔ آیت 31 میں 538 اور آیات 36 اور 40 میں 1798، نیز آیات 27 اور 29، آیت 24، آیت 23، آیات 21 اور 22، آیت 20، آیت 16، آیت 10، آیات 7 سے 9 تک، اور آیت 1—یہ سب "اختتام کے وقت" کی نشاندہی کرتے ہیں۔

"آخرى وقت" آيت اکتالیس سے پہلے تیرہ بار مذکورے؛ آيت اکتالیس "اتوار کا قانون" اور ایک مزید "آخرى وقت" کے طور پر متعین ہے، اور آيت پینتالیس بھی اسی طرح ایک "آخرى وقت" ہے، جب پوپ بغیر کسی مددگار کے اپنے انجام کو پہنچتا ہے۔ باب گیارہ میں "آخرى وقت" کا ذکر پندرہ بار ملتا ہے۔ آيت دس کا موضوع "آخرى وقت" ہے۔ یہ موضوع ان سچائیوں کی نمائندگی کرتا ہے جو ایک لاکھ چوالیس ہزار کی مہر بندی کے وقت کھولی جاتی ہیں۔

ہم اگلے مضمون میں جاری رکھیں گے۔